باب دوم

اِیمانیات وعِبادات

(الف) اِیمانیات

(1) تقدیر پر اِیمان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ تقدیر کے معنیٰ و مفہوم کو جان سکیں۔
- ☆ یہ سمجھ سکیں کہ عقیدۂ قضا و قدر کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہے۔
- ☆ عقیدۂ تقدیر کے تصوّر، اہمیت اور اقسام کو سمجھ سکیں۔
- ☆ تقدیر اور تدبیر کے باہمی تعلّق کی معرفت حاصل کر سکیں۔
- ☆ تعمیرِ کردار میں عقیدۂ تقدیر کے اثرات کو سمجھ سکیں۔
- ☆ عقیدۂ تقدیر پر ایمان پختہ کر کے دعا کا اہتمام کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ عقیدۂ تقدیر کی روح کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ پر توکّل کر کے اس کی رضا اور تقسیم پر راضی رہنے والے بن سکیں۔
- ☆ تقدیر کے متعلّق پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کر کے یہ جان سکیں کہ انسان اپنے اعمال اور فیصلوں کا خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

تقدیر کے لغوی معنیٰ ''مقرر کرنا اور طے کرنا'' کے ہیں۔ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق ہوتا ہے اور اس کے علم و حکم کے مطابق انجام پاتا ہے۔ اسی بات پر یقین رکھنے کو عقیدۂ تقدیر کہتے ہیں۔

عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانا دینِ اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور اس کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے انکار کے مترادف ہے۔ عقیدۂ تقدیر ایمان کا اہم رکن ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ'' (سنن ابی داود: 4695)

ترجمہ: اِیمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور اچھّی اور بری تقدیر پر اِیمان لائے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرمایا اور پھر اس سے قیامت تک آنے والی ہر چیز کی تقدیر لکھ دی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تقدیر کو آسمان اور زمین کی تخلیق سے پچاس (50) ہزار سال پہلے تحریر فرما دیا تھا۔ (صحیح مسلم: 2653)

تقدیر کی اقسام: 1۔ تقدیرِ مُبرَم　　2۔ تقدیرِ مُعلَّق

تقدیرِ مبرم سے مراد وہ تقدیر ہے جو اللہ تعالیٰ کا آخری فیصلہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا گیا ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

NOT FOR SALE - PESRP

تقدیرِ مُعلّق سے مراد وہ تقدیر ہے جو انسان کے نیک عمل اور دعا کی وجہ سے بدل دی جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سُوْرَةُ الرّعد: 39)

ترجمہ: اللہ جو چاہتا ہے مِٹا دیتا ہے اور ثابت رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ (جامع ترمذی: 2139) ترجمہ: دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

حدیث مبارک میں ہے کہ صلہ رحمی اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے سے رزق اور عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 2557)

تدبیر اور تقدیر میں واضح فرق ہے۔ حصولِ مقصد کے لیے ظاہری اسباب اختیار کرنا تدبیر ہے اور دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ کی چاہت کے تابع سمجھنا تقدیر ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے معاملات اور افعال میں تدبیر یعنی حکمتِ عملی کو بھی اختیار کرنا چاہیے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تدبیر اختیار کرنے کے پابند ہیں۔ ہمیں تدبیر اختیار کر کے معاملے کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: تو عنقریب تم (وہ باتیں) یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔
(سُوْرَةُ الْغَافِر: 44)

ہمیں اپنے معاملات کی بہتری اور مشکلات سے نکلنے کے لیے نیک اعمال اور دعا کا اہتمام کرنا چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید رکھنی چاہیے۔ تقدیر سے متعلق ان تعلیمات سے لاعلمی کی وجہ سے بعض لوگ تقدیر کے حوالے سے شکوک و شبہات کا شکار رہتے ہیں۔ تاریخ میں ایک گروہ نے تقدیر کا انکار کرتے ہوئے انسان کو مطلق طور پر خود مختار قرار دیا اور اعتقاد رکھا کہ افعال و امور کی انجام دہی انسان کے مکمل اختیار میں ہے اور تقدیرِ الٰہی کو اس میں کوئی دخل نہیں، یہ لوگ قَدَرِیّہ کہلائے۔ اس کے مقابل دوسرے گروہ نے انسان کو بالکل مجبور قرار دیا، ان کے مطابق انسان خود کچھ نہیں کر سکتا، یہ لوگ جَبرِیّہ کہلائے۔

تقدیر و تدبیر کی اس بحث میں راہِ اعتدال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوشش کرنے اور تدبیر اختیار کرنے میں آزاد رکھا ہے۔ انسان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ امورِ دنیا کی انجام دہی کے لیے عقل اور تجربے کی روشنی میں تدابیر اختیار کرے لیکن تدبیر کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے اِذن اور حکمت کی مرہونِ منّت ہے۔

انسان تدبیر کا پابند ہے، لیکن اس کا بھروسا اپنی تدبیر کے بجائے اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے۔ تقدیر پر ایمان سے یہ لازم نہیں ٹھہرتا کہ انسان زندگی کے تمام معاملات میں بے اختیار ہے اور اس کے پاس اچھائی اور برائی کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنّت کی تعلیمات میں رہتے ہوئے انسان کو عمل اور ارادے کی آزادی عطا فرمائی ہے۔ ہر شخص اپنے اعمال میں خود مختار ہے وہ اپنی مرضی سے اچھے یا برے اعمال سرانجام دیتا ہے۔

عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانے سے انسانی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے، انسان کا اللہ تعالیٰ پر توکّل مضبوط ہوتا ہے، انسان فخر و غُرور سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی کوشش کرتا ہے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتا ہے۔ تقدیر پر ایمان دراصل مومن کے لیے بڑا ہتھیار ہے کہ وہ کسی قسم کی ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو، مشکل سے مشکل حالات میں بھی وہ صبر و رضا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو رہا ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

ہمیں اس سبق سے یہ درس ملتا ہے کہ ہم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر کماحقہٗ بھروسا کریں اور راہِ اعتدال اختیار کریں، یہی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) تقدیر کا لغوی معنیٰ ہے:

(ا) گرہ لگانا (ب) بند لگانا (ج) ضرب لگانا (د) طے کرنا

(ii) تقدیر کی اقسام ہیں:

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

(iii) اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے کتنے ہزار سال پہلے تقدیر لکھ دی تھی؟

(ا) چالیس (ب) پینتالیس (ج) پچاس (د) پچپن

(iv) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا:

(ا) مٹی کو (ب) قلم کو (ج) روشنی کو (د) درخت کو

(v) تقدیر کو ٹال سکتی ہے:

(ا) دولت (ب) شہرت (ج) دعا (د) محنت

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) تقدیر کا مفہوم بیان کریں۔

(ii) تعمیرِ کردار پر عقیدۂ تقدیر کے کوئی سے دو اثرات لکھیں۔

(iii) تقدیر کے بارے میں ایک حدیث مبارک لکھیں۔

(iv) تدبیر اور تقدیر میں کیا فرق ہے؟

(v) تقدیر کی اقسام لکھیں۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) عقیدۂ تقدیر پر ایک مفصل نوٹ لکھیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ تقدیر سے مُتعلّق سوال کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی جانب سے دیے جانے والے جواب کا مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنْ میں مذکور آیت مبارکہ طلبہ کو سمجھائیں (وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ)

☆ توکّل اور تدبیر کے صحیح تصوّر سے آگاہی کے لیے طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔

☆ تَوَكُّلُ عَلَى الله کے موضوع پر جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(2) عقیدۂ آخرت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''آخرت'' کے معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ عقیدۂ آخرت کے تصوّر اور اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ حوضِ کوثر، شفاعت رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور مقامِ محمود کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ میزان، صراط اور اعمال کے حساب و کتاب کے مراحل کو سمجھ سکیں۔
- ☆ یہ سمجھ سکیں کہ عقیدۂ آخرت کا انکار دینِ اسلام کی بنیادی روح کے منافی ہے۔
- ☆ جزا و سزا اور جنّت و جہنّم کے تصوّر کو سمجھ کر اس پر ایمان پختہ کر سکیں۔
- ☆ عقیدۂ آخرت کی روح کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی اس کے مطابق گزار سکیں۔
- ☆ تعمیرِ کردار میں عقیدۂ آخرت کے نفسیاتی، معاشرتی، انفرادی اور اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

''آخرت'' کے لفظی معنیٰ ''بعد میں آنے والی چیز'' کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد موت کے بعد آنے والی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ عقیدۂ آخرت ایمان کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ قرآنِ مجید میں آخرت پر ایمان لانے کی بار بار تاکید آئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 4)

ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

قبر آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل ہے۔ قبر میں انسان سے فرشتے، سوال کرتے ہیں، جن کو منکر نکیر کہتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی تو تمام انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، پھر انھیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس اَبَدی زندگی کی کامیابی کا دارومدار دنیا میں کیے گئے اعمال کی بنیاد پر ہوگا۔ گویا یہ دنیا ایک عارضی قیام گاہ ہے، جہاں ہمیں آخرت کی تیاری کے لیے بھیجا گیا ہے۔ ہم میں سے جو شخص اس دنیا میں نیک اعمال کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا اسے روزِ قیامت متعدد انعامات سے نوازا جائے گا۔ ان میں سے ایک انعام قیامت کی ہولناک گرمی اور پیاس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھوں حوضِ کوثر سے سیراب ہونا ہے۔

''کوثر'' جنّت کے اس حوض کا نام ہے، جو حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے تَصَرُّف میں دیا جائے گا اور حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امّت اس سے سیراب ہوگی۔ حوضِ کوثر سے سیراب ہونے والے خوش نصیبوں کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ جو اس حوض سے پانی پی لیں گے وہ خوش بخت ہوں گے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اور مومنین کو حوضِ کوثر سے سیراب ہونے کی نوید سنایا کرتے تھے۔

اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مقامِ محمود دینے کا بھی وعدہ فرمایا ہے، مقامِ محمود سے مراد ''مقامِ شفاعتِ کبریٰ''

NOT FOR SALE - PESRP

ہے۔ محشر میں سب انسان جمع ہوں گے، یہ مرحلہ سب کے لیے انتہائی مشقت اور پریشانی کا باعث ہوگا۔ اہلِ محشر مصیبت کے عالم میں سفارش کے لیے باری باری حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السّلام کے پاس جائیں گے، ہر نبی یہ جواب دے گا کہ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے درخواست کی جائے گی تو آپ فرمائیں گے کہ اس منصب کا اہل میں ہی ہوں، پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اذنِ شفاعت عطا ہوگا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے حساب شروع ہوجائے گا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو دیا گیا شفاعت کرنے کا یہ اعزاز مقامِ محمود ہوگا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سفارش پر اللہ تعالیٰ حساب کتاب شروع فرمادیں گے جس کے لیے ترازو نصب کیا جائے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ (سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاء: 47)

ترجمہ: اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا

قیامت کے دن جہنّم پر ایک پل نصب کیا جائے گا جسے حدیث مبارک میں ''جِسْرُ جھنم''، یعنی ''جہنّم کا پُل'' فرمایا گیا ہے۔ ہر انسان نے پُل صراط کے اوپر سے گزرنا ہے۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس پل سے گزریں گے، جو شخص دنیا میں نیکیاں کرنے میں جلدی کیا کرتا تھا وہ اس پل سے فوری گزر جائے گا، اور جو شخص دنیا میں نیکیوں میں تاخیر کرتا ہوگا، اس کی برائیاں زیادہ ہوں گی اور اللہ تعالیٰ نے وہ برائیاں معاف نہیں کی ہوں گی، تو وہ اس پل کو عبور کرتے ہوئے جہنّم میں گر جائے گا۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اس موقع پر یہ اعزاز عطا کیا جائے گا کہ سب سے پہلے آپ اس پل کو عبور کریں۔

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان کی زندگی پر درج ذیل اثرات مرتّب ہوتے ہیں:

- ☆ عقیدۂ آخرت نیکی کا شوق اور برائی سے نفرت پیدا کرتا ہے۔
- ☆ عقیدۂ آخرت کا یقین انسان میں احساس ذِمّہ داری پیدا کرتا ہے۔
- ☆ عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔
- ☆ اس عقیدے پر یقین کی وجہ سے انسان میں عمدہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور اس کے کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔
- ☆ عقیدۂ آخرت پر یقین سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق انسان میں عبادت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

آخرت برحق ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی زندگی عطا کی ہے تاکہ ہم اپنی آخرت کی زندگی بہتر بنا سکیں، لہٰذا ہمیں دنیا میں نیک اعمال کے ذریعے سے آخرت کی بھرپور تیاری کرنی چاہیے تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوسکیں۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) آخرت کی زندگی سے مراد ہے:

(ا) بعد میں آنے والی (ب) ختم ہونے والی (ج) بار بار آنے والی (د) مرنے سے پہلے والی

(ii) جنّت کے حوض کا نام ہے:

(ا) کوثر (ب) محمود (ج) فردوس (د) نعیم

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(iii) نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو دیا گیا شفاعت کا اعزاز کہلاتا ہے:

(ا) ابدی معجزہ　(ب) کوثر　(ج) لواءالحمد　(د) مقامِ محمود

(iv) قیامت کے دن اعمال کے وزن کے لیے نصب کیا جائے گا:

(ا) جھنڈا　(ب) پُل　(ج) ترازو　(د) خیمہ

(v) عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص زندگی گزارتا ہے:

(ا) ذمہ داری کے ساتھ　(ب) شوق کے ساتھ　(ج) جستجو کے ساتھ　(د) دل چسپی کے ساتھ

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟

(ii) عقیدۂ آخرت کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں

(iii) عقیدۂ آخرت کے بارے میں ایک حدیث مبارک بیان کریں۔

(iv) حوضِ کوثر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(v) سبق عقیدۂ آخرت میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن وسنّت کی روشنی میں عقیدۂ آخرت اور اس کے اثرات کو بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ اِیمان مُفصل، اِیمان مجمل اور ان کے ترجمے پر مبنی چارٹ بنائیں۔

☆ جنّت اور جہنّم سے متعلّقہ دو قرآنی آیات اور دو مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ لکھیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شفاعت کا حق دار بننے والے اعمال طلبہ کو بتائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(3) خَشیّتِ الٰہی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے معنٰی و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ اسوۂ نبوی، سیرت اہل بیت اطہار رضی اللہ عنھم، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی مثالوں کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ یہ سمجھ سکیں کہ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے خَشیّتِ الٰہی ایک اہم ذریعہ ہے۔
- ☆ خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کی روشنی میں اعمالِ صالح کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ برے عقائد، اعمال اور اخلاق سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی روزمرہ زندگی کے اعمال سرانجام دے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

''خَشیّت'' ڈر اور خوف کو کہتے ہیں اور خَشیّتِ الٰہی سے مراد ''اللہ تعالیٰ کا خوف'' ہے۔ ہر اس کام سے خود کو باز رکھنا جو اللہ کی ناپسندیدگی کا سبب بنے، خَشیّتِ الٰہی کہلاتا ہے۔ فکرِ آخرت اور خَشیّتِ الٰہی ایک دوسرے کو لازم ہیں۔

جو کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے لیے کیا جائے اس میں تقویٰ، اخلاص اور خَشیّتِ الٰہی کا شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ جو انسان اپنے اندر خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت پیدا کر لیتا ہے، اس کے اعمال میں اخلاص اور تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے۔ خَشیّتِ الٰہی دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن ہے اور ہر ڈر سے نجات دلانے والی ہے۔ جس اِنسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی فکر ہو وہ انسان کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ اپنی عبادت کو دکھاوے اور ریاکاری سے پاک رکھتا ہے۔ خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت درحقیقت گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہیں، خَشیّتِ الٰہی دل سے گناہوں کے مَیل کو دھو ڈالتی ہے۔ دلوں میں اللہ کا خوف ہی انسان کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔ خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت انسان کے اعمال کی درستی کا ذریعہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں خَشیّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت اختیار کرنے والوں کی تعریف بیان کی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ (سُوْرَۃُ الرَّعد: 21)

ترجمہ: اور وہ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ، آپ کے اہل بیت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ خَشیّتِ الٰہی کی مجسّم تصویر تھے، سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اور سیّدنا حسن و حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نے خَشیّتِ الٰہی کے جذبات حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے وراثت میں پائے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خَشیّتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے ''مجھے سورۃ ہود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔'' (جامع ترمذی: 3297)

NOT FOR SALE - PESRP

سیدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب بادل یا آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، مَیں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی مگر میں دیکھتی ہوں کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) بادل دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: اے عائشہ! کیا پتا اس آندھی میں کوئی ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک قوم ہلاک ہوگئی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خَشِیَّتِ کا عالم یہ تھا کہ ایک دن میں ستّر سے زائد مرتبہ استغفار کرتے اور اللہ سے بخشش طلب فرماتے۔ (صحیح بخاری: 6307)

نمازوں میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خَشِیَّتِ الٰہی کے بارے میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح گڑگڑاتے کہ آپ کے سینے سے اس کی آواز سنی جاتی تھی۔ (سنن ابی داؤد: 904)

سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خَشِیَّتِ الٰہی کا عالم یہ تھا کہ زندگی کے آخری برسوں میں مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے۔ قیامت کے مواخذے سے بہت ڈرتے تھے۔

سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں یہ چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ نہ اٹھایا جائے۔ سیّدنا امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وضو فرماتے تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ زرد ہو جاتا، گھر والے عرض کرتے کہ آپ کو وُضو کے وقت کیا ہو جاتا ہے۔ فرماتے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے والا ہوں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی زندگیوں کے خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے ان واقعات سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں بھی خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کو اپنی زندگی کا حصّہ بنانا چاہیے۔ وہ برگزیدہ ہستیاں ہو کر بھی اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے تھے اور آخرت کی فکر کرتے تھے تو ہمیں بھی بہت فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کثرت کے ساتھ نیک اعمال سرانجام دینے چاہییں اور برے اعمال سے بچنا چاہیے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خَشِیَّتِ سے مراد ہے:

(ا) خوشی اور غم (ب) عدل و انصاف (ج) ناراضی اور پریشانی (د) ڈر اور خوف

(ii) خوفِ آخرت ذریعہ ہے:

(ا) باتوں سے بچنے کا (ب) بے خودی سے بچنے کا (ج) گناہوں سے بچنے کا (د) فضولیات سے بچنے کا

(iii) خَشِیَّتِ الٰہی کا نتیجہ ہے:

(ا) مال و دولت (ب) اطمینانِ قلب (ج) کفایت شعاری (د) انسان دوستی

NOT FOR SALE - PESRP

(iv) دنیا کی زندگی کا مقصد ہے:

(ا) آخرت کی تیاری (ب) مال و دولت (ج) عہدہ و مرتبہ (د) دنیاوی کامیابی

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ "مجھے اس سورت نے بوڑھا کر دیا ہے":

(ا) سورۃ ہود (ب) سورۃ الکوثر (ج) سورۃ الفلق (د) سورۃ الناس

2- مختصر جواب دیں۔

(i) خَشِیَّتِ الٰہی سے کیا مراد ہے؟

(ii) فکرِ آخرت کے کوئی سے دو فائدے لکھیں۔

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ دن میں کتنی مرتبہ استغفار فرماتے؟

(iv) سیّدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی خَشِیَّتِ الٰہی کی کیفیت بیان کریں۔

(v) سبق "خَشِیَّتِ الٰہی" سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنّت کی روشنی میں "خَشِیَّتِ الٰہی" کی وضاحت کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے موضوع پر باہمی مکالمہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ خَشِیَّتِ الٰہی اور فکرِ آخرت کے متعلق دو قرآنی آیات مبارکہ اور دو مستند احادیث مبارکہ تلاش کروائیں اور جماعت میں پیش کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(ب) عِبادات

(1) زکوٰۃ کی فضیلت و اہمیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''زکوٰۃ و عشر'' کے معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت و فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ ادا کرنے کے احکام و آداب کے بارے میں واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور نقصانات کو سمجھ سکیں۔
- ☆ یہ جان سکیں کہ نصابِ زکوٰۃ کیا ہے، کن اشیاء پر زکوٰۃ لازم اور کن چیزوں پر عشر لازم ہوتا ہے۔
- ☆ زکوٰۃ کے مصارف جان سکیں۔
- ☆ زکوٰۃ کے دینی، معاشی اور معاشرتی فوائد کا جائزہ لے کر اس کی اہمیت جان سکیں۔

''زکوٰۃ'' اسلام کا اہم رُکن ہے۔ قرآنِ مجید میں نماز کے ذکر ساتھ متعدد جگہ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ ہے ''پاک ہونا''۔ اصطلاح میں انسان کے خاص مال میں مقرر شرح کے ساتھ معین حصّہ، معین مصارف میں خرچ کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ عشر کا لغوی معنیٰ ''دسواں حصّہ'' ہے۔ اصطلاح میں زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں۔ زکوٰۃ اور عشر اہم ترین عبادات ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة: 43) ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ناداروں کی کفالت اور دولت کی تقسیم کا عمل ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو دل اور رُوح کا میل کچیل صاف کرتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی بے حساب نعمتوں کے اعتراف اور اس کا شکر بجا لانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اللہ تعالیٰ نے اسے کئی گنا بڑھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کے لیے آخرت کی نعمتوں کے حصول اور عذابِ جہنّم سے نجات کا ذریعہ ہے، جس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ایک مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ حقیقت میں اس کی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کے بارے میں قرآن مجید میں وعید ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 34)

ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ اُنھیں دردناک عذاب کی خوش خبری دیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale
NOT FOR SALE - PESRP

نصابِ زکوٰۃ

مال کی کم از کم مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسے ''نصاب'' کہتے ہیں، سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت اور مویشیوں پر متعین شرائط اور شرح کے ساتھ زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔

بنیادی ضروریات مثلاً رہائش، مکان، لباس، کھانے پینے کی اشیا، گھریلو استعمال کے برتن، سواری کے جانور اور زیرِ استعمال گاڑیوں وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر زمین کو کاشت کرنے میں کاشت کار کی زیادہ محنت نہ لگے مثلاً بارش یا نہر وغیرہ سے سیراب ہو تو اس پر عشر کی شرح پیداوار کا دسواں حصہ لازم ہے اور اگر کاشت کار کو زیادہ محنت مثلاً کنوئیں یا ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب کرنا پڑے تو پیداوار کا بیسواں حصہ ہے۔ زرعی پیداوار کی زکوٰۃ، عشر کی صورت میں ادا کرنے کا حکم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ (سُوْرَةُ الْاَنعام: 141)

ترجمہ: اس کے پھل میں سے کھاؤ جب وہ پھل لائے اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

مصارفِ زکوٰۃ

مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ مدّات اور لوگ ہیں جن کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ قرآنِ مجید میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ (سُوْرَةُ التَّوْبَة: 60)

ترجمہ: بے شک زکوٰۃ تو (صرف) فقرا اور مسکینوں اور اس (کی تحصیل و تقسیم) پر مامور کارکنان اور (اُن کے لیے ہے) جن کی تالیفِ قلب (مطلوب) ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور قرض داروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے۔

زکوٰۃ کے دینی، معاشی اور معاشرتی فوائد

زکوٰۃ سے بہت سے معاشی اور معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں، یہ فوائد انفرادی اور اجتماعی سطح پر حاصل ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ دینے والے شخص کے اندر سے بخل ختم ہوتا ہے اور سخاوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کا مقصد مال دار لوگوں کے نفوس کو حرص و طمع کی گندگی سے پاک کرنا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں غربت کم ہوتی ہے۔ غریب لوگوں کے دلوں میں مال داروں کے بارے میں پایا جانے والا غصہ، حسد اور کینہ دور ہو جاتا ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے وہ مال پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہو جاتا ہے اور سماج میں بھی وہ ہر دلعزیز ہو جاتا ہے۔ اس کے مال میں برکت اور اضافہ ہوتا ہے، جب کہ وہ مال جو اس نے غربا و مستحقین کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا اور ذخیرۂ آخرت بنا دیتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زکوٰۃ کے نظام کو فعال بنانا چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ ہو سکے اور وہ ایک مثالی معاشرہ بن سکے۔

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ ہے:

(ا) پاک ہونا　(ب) تقسیم ہونا　(ج) خیرات کرنا　(د) خرچ کرنا

(ii) زرعی پیداوار کی زکوٰۃ کو کہتے ہیں:

(ا) فطرانہ　(ب) کفارا　(ج) عشر　(د) فدیہ

(iii) زکوٰۃ کے مصارف ہیں:

(ا) چار　(ب) چھے　(ج) آٹھ　(د) دس

(iv) "عشر" کا معنیٰ ہے:

(ا) دسواں حصّہ　(ب) بیسواں حصّہ　(ج) تیسواں حصّہ　(د) چالیسواں حصّہ

(v) دل جوئی کے لیے صدقات دیے جاتے ہیں:

(ا) غریبوں کو　(ب) امرا کو　(ج) قبائلی سرداروں کو　(د) معاشرے کے بااثر افراد کو

-2 مختصر جواب دیں۔

(i) زکوٰۃ کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
(ii) کن اشیا پر زکوٰۃ لازم ہے؟
(iii) دو مصارفِ زکوٰۃ کے نام لکھیں۔
(iv) عُشر سے کیا مراد ہے؟
(v) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

-3 تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنّت کی روشنی میں زکوٰۃ و عشر پر ایک تفصیلی مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ☆ نصابِ زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ کا چارٹ بنائیں۔
- ☆ جماعت میں اپنے جیب خرچ سے کی گئی مدد کا تذکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- ☆ طلبہ کو ایسے فلاحی اداروں کا دورہ کروائیں جو زکوٰۃ و صدقات سے چلتے ہیں۔
- ☆ طلبہ سے صدقات (واجبہ و نافلہ) کی صورتوں پر تبادلہ خیال کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(2) حج اور اس کی عالمگیریت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ حج اور عمرہ کے معنیٰ اور مفہوم جان سکیں۔
- ☆ حج اور عمرے کا فرق سمجھ سکیں۔
- ☆ حج اور عمرے کے شرعی احکام، فضیلت اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کی وعید سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ حج کی عالمگیریت، جامعیت، اور اُمّتِ واحدہ کے تصوّر کو سمجھ سکیں۔
- ☆ حج اور عمرے کے مناسک (شرائط، ارکان اور آداب) کے بارے میں واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ یہ جان سکیں کہ جس طرح حرمینِ شریفین میں نیک کام کرنے سے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے اسی طرح گناہ کی سزا بھی بڑھ جاتی ہے۔
- ☆ روضہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی فضیلت سمجھ سکیں۔
- ☆ حج کے روحانی، معاشی اور معاشرتی فوائد کا جائزہ لے کر استطاعت کی صورت میں حج اور عمرہ کرنے والے بن سکیں۔

''حج'' کا لفظی معنیٰ ''قصد یا ارادہ کرنا'' ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے مخصوص طریقے سے بیت اللہ کی زیارت اور خاص ایام میں مناسک حج ادا کرنا ہے۔ عمرہ بھی حج کی طرح ایک عبادت ہے لیکن حج اور عمرہ میں کچھ چیزوں میں فرق ہے۔ مثلاً حج ذوالحجہ کے مخصوص ایام کے علاوہ ادا نہیں ہو سکتا لیکن عمرہ پورے سال میں جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ میقات سے احرام باندھنا، طواف کرنا، مقام ابراہیم پر نوافل ادا کرنا، سعی کرنا اور بال کٹوانا عمرے کے مناسک کہلاتے ہیں۔ عورتوں کا احرام ان کا عام لباس اور مردوں کا احرام دو چادریں ہیں۔

حج ایک جامع عبادت ہے۔ حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں ایک بار حج اور چار عمرے ادا فرمائے۔ حج ہر عاقل، بالغ اور صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ (سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان: 97)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حج اور عمرہ بے پناہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ حج کے لیے صاحب استطاعت ہونے کی شرط کا مطلب یہ ہے کہ بندہ صحت مند ہو، سفر کے اخراجات رکھتا ہو اور راستہ پر امن ہو۔ جو لوگ استطاعت کے باوجود اس فریضے کو انجام نہیں دیتے، ان کے لیے سخت وعید ہے۔ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جسے کسی بیماری نے یا حقیقی ضرورت نے یا ظالم حکمران نے نہ روک رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی (کی مثل) مرے یا نصرانی۔ (جامع ترمذی:812)

اسی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ ایک کے بعد دوسرا عمرہ درمیان کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنّت ہی ہے۔ جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (جامع ترمذی :811,933)

حج کی عالمگیریت و جامعیت

حج ایک اجتماعی و عالمگیر عبادت ہے۔ پوری دنیا سے مسلمان اس مقدس فریضے کی ادائی کے لیے اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ حج ایسی عبادت ہے جس میں تمام عبادات کی روح موجود ہے، اس لیے اس کو جامع عبادت بھی کہتے ہیں۔ اس میں نماز کی طرح دعائیں کرنا، روزوں کی طرح بھوک پیاس کو برداشت کرنا اور خواہشات نفسانی کو روکنا، زکوٰۃ کی طرح مال خرچ کرنا اور جہاد کی طرح سفر کی مشکلات برداشت کرنا شامل ہے۔ حج تقویٰ و پرہیزگاری، عجز و نیاز، بندگی و سادگی، زہد و ایثار اور قربانی، صبر و استقامت، قناعت و توکّل کے حُصول کا بہترین ذریعہ ہے اور بندے کا اپنے مالک سے عشق کا والہانہ اظہار ہے۔

مناسکِ حج سے مراد وہ مخصوص افعال ہیں جن کا ادا کرنا حج کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ ان میں سے کچھ افعال فرض ہیں، جیسے وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت اور کچھ شرط کہلاتے ہیں جیسے احرام باندھنا اور نیت کرنا۔ احرام باندھ کر تمام لوگ ایک ہی نعرہ بلند کرتے ہیں جسے تلبیہ کہتے ہیں۔

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ"

ترجمہ: حاضر ہوں اے اللہ! حاضر ہوں مَیں، مَیں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، مَیں حاضر ہوں، تمام حمد تیرے ہی لیے ہے اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، بادشاہت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ (صحیح بخاری: 1549)

حج کا طریقہ

عازمینِ حج 8 ذوالحج (یوم الترویہ) کو فجر کی نماز کے بعد احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اور حج کی نیت کرتے ہیں۔ اس کے بعد منیٰ کے میدان کی طرف نکل جاتے ہیں، منیٰ مکہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، اگلے دن فجر کی نماز پڑھ کر حاجی وہاں سے میدانِ عرفات جاتے ہیں، جہاں حج کا مرکزی رکن وقوفِ عرفہ ادا کرتے ہیں، وقوفِ عرفہ کا معنیٰ "عرفات کے میدان میں ٹھہرنا" ہے، وہاں حج کا خطبہ سنا جاتا ہے، ظہر اور عصر کی نماز ادا کی جاتی ہے اور مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانہ ہوتے ہیں، وہاں رات کو پہنچ کر مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کرتے ہیں، مزدلفہ کے میدان سے جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں چن لیتے ہیں اور فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے کا انتظار کیے بغیر منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں وہاں تین جمرات میں سے آخری جمرہ جس کو "جمرہ عقبہ" کہتے ہیں۔ سات کنکریاں مار کر قربانی کر کے حلق یا قصر کرواتے ہیں، حلق کا مطلب سر منڈوانا اور قصر کا مطلب بال چھوٹے کروانا ہے پھر حاجی احرام اتار کر غسل وغیرہ کر کے اپنا روزمرہ کا لباس پہن سکتے ہیں۔ 12 ذوالحجہ کی مغرب تک حاجی راتیں منیٰ میں ہی گزارتے ہیں اور ہر روز تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں، اسی دوران کسی بھی وقت حرم کعبہ جا کر طواف کر لیں تو حج مکمل ہو جاتا ہے، اس طواف کو "طوافِ زیارت" کہتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی 12 ذوالحجہ کو مغرب تک منیٰ سے روانہ نہ ہو سکے تو اسے 13 تاریخ کو بھی رَمی کرنا ہوگی اور اگر مغرب سے پہلے نکل

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

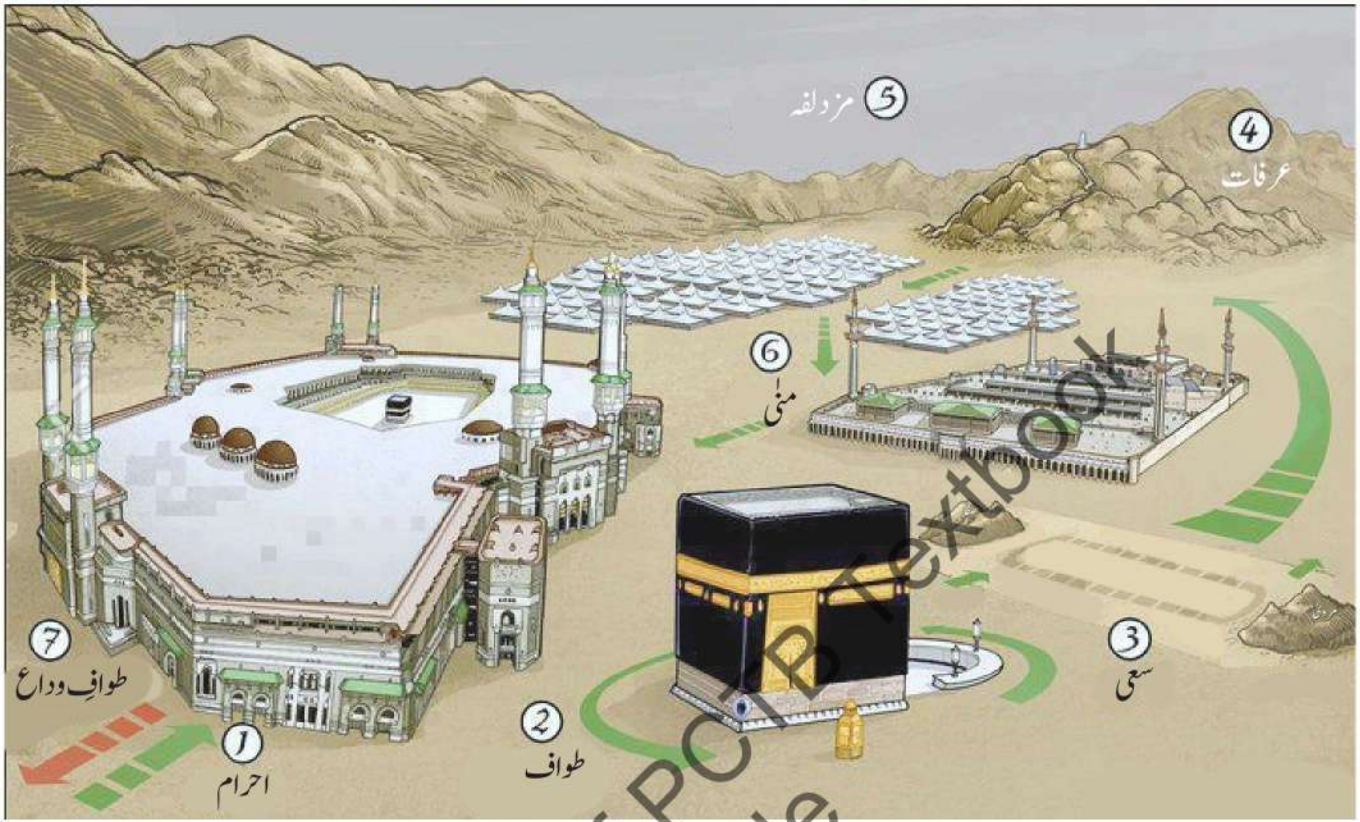

آیا تو بھی درست ہے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو ''حرَمَین'' کہا جاتا ہے اس کا مطلب ''دو عزت والی جگہیں'' ہیں۔ جو لوگ حج اور عمرہ کے لیے جاتے ہیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں دن گزارتے ہیں۔ مسجد نبوی خصوصًا ریاض الجنہ میں نوافل ادا کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کے سامنے تاریخی قبرستان بقیع غرقد جس کو عرف عام میں ''جَنَّۃ البقیع'' کہا جاتا ہے اس میں مدفون اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ، صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور مشاہیرِ اسلام کی قبور پر بھی حاضری دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ دورِ نبوی کی مشہور و معروف مساجد، مسجد قُبا، مسجد قبلتین میں نوافل کی ادائی کے ساتھ ساتھ غزوۂ خندق کے تاریخی مقام اور شہدائے غزوۂ احد کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے آس پاس کے علاقوں میں بہت سے تاریخی مقامات بھی ہیں جہاں حج اور عمرہ کرنے والے بغرض زیارت جاتے ہیں۔ حج عالمِ اسلام کے اتحاد اور مساوات کا مظہر ہے۔ حج کے موقع پر امیر و غریب کا فرق مٹ جاتا ہے، ایک دوسرے سے ملاقات، اخوّت و بھائی چارے اور اتّفاق و اتّحاد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حج کے موقع پر آپس کے تعلّقات، سیاست، تجارت، دفاع، تعلیم اور دیگر شعبوں میں تعاون اور ہم آہنگی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ حج کے آداب میں ہے کہ حاجی، حج کے موقع پر لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ، فتنہ و فساد اور بے پردگی سے اجتناب کرے۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ''حج'' کا لفظی معنیٰ ہے:

(ا) قصد کرنا (ب) کام کرنا (ج) فرض کرنا (د) وصیت کرنا

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(ii) حج فرض ہوا:

(ا) چھے ہجری میں (ب) سات ہجری میں (ج) آٹھ ہجری میں (د) نو ہجری میں

(iii) حج کا مرکزی رکن ہے:

(ا) وقوفِ عرفہ (ب) آبِ زم زم پینا (ج) جنت البقیع جانا (د) تکبیر پڑھنا

(iv) مسلمان احرام باندھتے ہیں:

(ا) مزدلفہ سے (ب) منیٰ سے (ج) کوہِ صفا سے (د) میقات سے

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے عمرے ادا فرمائے:

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حج کا معنیٰ و مفہوم بیان کریں؟

(ii) حج کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) مرد اور عورت کے احرام میں کیا فرق ہے؟

(iv) حج کے لیے صاحب استطاعت ہونے سے کیا مراد ہے؟

(v) حج کے دو ارکان تحریر کریں۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) حج کا طریقہ بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ تلبیہ کے کلمات کا چارٹ بنا کر جماعت میں مناسب مقام پر آویزاں کریں، متن اور ترجمہ یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔

☆ مناسکِ حج اور عمرہ کی ترتیب پر مبنی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو مناسک حج اور عمرہ سے متعلق کوئی ویڈیو دکھائیں اور مناسک حج کی وضاحت فرمائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

(3) اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ ''عِبادت'' کے معنیٰ اور حقیقی مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔ ☆ عبدیت (بندگی) کے وسیع مفہوم اور مقصد سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ اسلام میں تمام عِبادات کے تصوّر اور مقاصد کو سمجھ سکیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت حقیقی روح کے مطابق کر سکیں۔
- ☆ بیان کر سکیں کہ زندگی کے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے احکام کی اطاعت کرنا عِبادت ہے۔

''عبادت'' کا لُغوی معنیٰ ''بندگی اور فرماں برداری'' ہے۔ جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے اسے ''اللہ کا بندہ'' کہا جاتا ہے۔ اسلام دنیا کا واحد دین ہے، جس میں عبادت کا تصوّر سب سے زیادہ وسیع ہے۔ باقی مذاہب میں ایک خاص طرزِ عمل کو عبادت کا درجہ دیا جاتا ہے اور یہ عبادت خاص ایام کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ جب کہ اسلام میں جہاں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ایک عبادت ہے وہاں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کی ادائی بھی عبادت کے زمرے میں شامل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے پڑوسیوں، رشتے داروں، غریبوں یا بے سہارا لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے تو یہ بھی عبادت میں شامل ہے۔ الغرض ہر وہ فعل جس کے سرانجام دینے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کی سنّت پوری ہو، عبادت کہلاتا ہے۔

اسلام جہاں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیتا ہے وہاں انسان کو یہ بھی بتاتا ہے کہ زمین اور آسمان کی ہر چیز انسان کے لیے تخلیق کی گئی ہے۔ وہ اس دنیا میں ایک مکمّل معاشرتی زندگی بسر کرے، اس دنیا سے لاتعلّق ہو کر کسی کونے یا مسجد تک اپنے آپ کو محدود نہ کرے بلکہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذمّہ دار بندہ ہونے کی حیثیت سے معاشرے میں بھرپور کردار ادا کرتا رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت: 56)

ترجمہ: ''اور ہم نے انسان اور جن کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

اسلامی عبادات انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہیں۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

اسلامی عبادات کے اثرات

اسلام میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی عبادتیں فرض کی گئی ہیں۔ جس کے نتیجے میں انسان کی تربیت ہوتی ہے اور وہ زندگی کا ہر عمل سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔

- ☆ نماز انسان کے ذہن میں یہ احساس پختہ کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے۔ نماز انسان میں فرض شناسی، ضبطِ نفس اور مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ انسان کو برائی سے بچاتی ہے، پابندیِ وقت اور احساسِ ذمّہ داری پیدا کرتی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

☆ روزہ انسان کو عملی زندگی میں صبر کرنا سکھاتا ہے۔ روزے کی حالت میں مسلمان بھوک پیاس کے باوجود کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے، گویا روزہ انسان کو نفس اور شیطان کی تابع فرمانی سے روکتا ہے اور اس میں ضبط و برداشت پیدا کرتا ہے۔ روزہ قانون کی پابندی اور دوسرے انسانوں سے ہمدردی اور غم گساری کے جذبات کو مضبوط کرتا ہے۔

☆ زکوٰۃ سے، مال پاک ہونے کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ جب انسان اپنے محنت سے کمائے ہوئے مال میں سے کچھ حصّہ دوسروں کو دیتا ہے تو اس کا دل کنجوسی اور بخل سے پاک ہو جاتا ہے۔

☆ حج سے انسان کو اطمینانِ قلب اور تقویٰ جیسی کیفیات نصیب ہوتی ہیں۔ حج کے موقع پر روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ معاشی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں، حج کے موقع پر لاکھوں جانور قربان ہونے سے ان لوگوں کو بھی گوشت کھانے کا موقع ملتا ہے جو غربت کی وجہ سے اس سے محروم رہتے ہیں، حج کے موقع پر اجتماعی مساوات کا عملی نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

اسلام کا تصوّرِ عبادت چند مخصوص اعمال تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر جائز کام اگر اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقے کے مطابق کیا جائے تو وہ بھی عبادت بن جاتا ہے مثلاً، کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، شادی، خوشی، غمی، ملازمت اور تجارت وغیرہ۔ اسلامی عبادات کا جامع تصوّر انسان کی پوری زندگی کو عبادت میں ڈھال دیتا ہے۔ انسان اس دنیا میں کی ہوئی عبادت کا بدلہ آخرت میں پائے گا۔

ہمیں ہر عبادت کو اس کے حقیقی پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے انجام دینا چاہیے اور ہر عبادت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مطہرہ کے مطابق ادا کرنی چاہیے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ”عبادت“ کا لغوی معنیٰ ہے:

(ا) بندگی (ب) تعلیم حاصل کرنا (ج) پڑھنا (د) پڑھانا

(ii) اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو پیدا کیا ہے:

(ا) نسل کی افزائش کے لیے (ب) زمین کی رونق کے لیے

(ج) اپنی عبادت کے لیے (د) خوش رہنے کے لیے

(iii) زکوٰۃ دینے سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے:

(ا) بخل سے (ب) حسد سے (ج) کینہ سے (د) نفرت سے

(iv) اجتماعی مساوات کا عملی نمونہ ہے:

(ا) روزہ (ب) حج (ج) زکوٰۃ (د) صدقہ

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(v) عبادات کا جامع تصوّر انسان کی پوری زندگی کو ڈھال دیتا ہے:

(ا) مشقت میں　　(ب) راحت میں　　(ج) عبادت میں　　(د) محنت میں

-2 **مختصر جواب دیں۔**

(i) عبادت کا لغوی معنیٰ لکھیں۔

(ii) اسلامی تصوّرِ عبادت سے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) انسان کی زندگی میں روزہ کا کیا مقصد ہے؟

(iv) نماز انسان کی زندگی میں کیا اثر رکھتی ہے؟

(v) عبادات کو کس طرح ان کی حقیقی روح کے مطابق ادا کیا جاسکتا ہے؟

-3 **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) اسلام میں عبادات کا جامع تصوّر اور مقاصد بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ طلبہ اسلامی عبادات کے تقاضے اور اثرات کے موضوع پر باہمی مکالمہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طلبہ کو اسلامی عبادات کی اہمیت اور اثرات سے آگاہ کریں۔

☆ طلبہ کو پنج گانہ نماز کی ادائی کی ترغیب دیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP